نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ | قیمت سالیانہ مع محصول ے

نمبر ۱۲ - جلد ۹ - | لودیانہ ۲۴ مارچ سنہ ۱۸۸۱ع | قیمت فی پرچہ ٦ پائی

گلدستۂ اخبارات

قندھار کی نسبت اب یہہ فیصلہ قرار پایا ہے کہ اگر کوئی امر مانع نہ ہوا تو اپریل کے آخر تک اسکو چھوڑا جاوے = سرکار انگریزی نے پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ قندھار ایوبخان کو نہ دیا جاوے = **قلعہ** علی مسجد کو انگریزی فوج نے ۲۰ مارچ کو خالی کر کے جنرل پچھیوں کے حوالہ کر دیا ہے = **کوہستانی** مکانات کوکی خیل نے انگریزوں کی رضامندی سے اپنے قبضہ میں کر لئے ہیں = **کابل** کے ایلچی نے حضور ویسرائے ہند سے ملاقات کر کے افغانستان کے بارے میں کچھ عرض معروض کیا ہے جسکا حال ابھی تک نہیں کھلا = **روس** کا اخبار لکھتا ہے کہ گورنمنٹ روس کو مناسب ہے کہ بہت جلد وسط ایشیا میں بہت فوجیں روانہ کرے = **علاقہ** تھل کو فوج انگریزی نے خالی کر دیا ہے = **جنرل** رابرٹس صاحب فاتح افغانستان افریقہ کیطرف روانہ ہو گئے = **لنڈن** سے باشندگان آیرلنڈ کے نام مفسدانہ اشتہار نکلا ہے = **قطعی** حکم دیا گیا ہے کہ صوبہ بہار میں کسی بنگالی کو نوکری نہ ملے = **ہندوستان** سے گورکھا فوج قوم بور کے مقابلہ کیواسطے نٹال واقع افریقہ میں روانہ کیجائیگی = **بہاولپور** کے ہندو شاکی ہیں کہ نواب صاحب ہمارے مندر و تکو توڑنا چاہتے ہیں = خبر ہے کہ گورنمنٹ ہند نے پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ ایکٹ اخبارات کو منسوخ کیا جاوے = **زار** روس کی ماتم پرسی کے لئے انگریزی عدالت لنڈن ایک ماہ تک بند رہیگی = **تمام** یورپ میں زار روس کے مارے جانے سے قلق ہو رہا ہے = **نٹال** والے صلح کرنا نہیں چاہتے ہیں بلکہ کہتے ہیں کہ ہم انگریزوں سے لڑتے رہینگے = **قرقوزریوں** پر انگریزی فوج پھر حملہ کرنے والی ہے = **جنگ** افغانستان کے اخراجات کے لئے کہ کہاں سے دئے جاویں پھر بحث ہو رہی ہے = **شہنشاہ** روس کے قاتل گرفتار ہوتے جاتے ہیں = **پھر** سنا جاتا ہے کہ امیر عبدالرحمان خان کابل سے پشاور میں آنے والے ہیں = **محمد** جان نے ایوبخان کو لکھا ہے کہ جس ارادہ پر میں نے کمر باندھی تھی اسمیں مجھکو کامیابی نہیں ہوئی = **کوہستانی** افغان کوشش کر رہے ہیں کہ امیر کابل سے دوست محمد خان کے فرزندوں کا بدلہ لیویں = **سلاطین** یورپ ساعی ہیں کہ جسطرح ہو سکے یونان و روم کا سلوک کرا دیا جاوے = **امیر** کابل نے ادر فوج بھی غزنی کیطرف روانہ کری ہے = **ہرات** والے اب ایوبخان کی کارروائی سے ناراض معلوم ہوتے ہیں = **طہران** سے خبر آئی ہے کہ حسین خان سپہ سالار موقوف کیا گیا ہے = **شاہ** ایران قوم خورد کے ہاتھ سے تنگ ہے = **جنرل** ہارڈنگ صاحب بہادر بمبئی احاطہ کی فوج کے سپہ سالار مقرر ہوئے ہیں = **سنا** ہے کہ جب پشاور تک ریل جاری ہو جاویگی تو پشاور کی چھاونی میں فوج کم رہا کرے گی = **چلین** میں زار روس کے مرجانے سے ایک ہفتہ تک عدالتیں بند رہینگی = **تاشقند** میں روسی سفیر جو کابل میں آنیوالا تھا مقیم ہے = **علاقہ** خاندیس میں قوم روہیلہ لوٹ مار کر رہا ہے = **جنگ** افغانستان کے مجروح سپاہیوں کی امداد میں حضور قیصر ہند نے ۲ اسو

نور افشاں

——لودیانہ مشن کی رپوٹ سالانہ بابت ۱۸۸۰ء جو شایع ہوئی ہے اُس سے معلوم ہوا کہ سالگذشتہ میں ۷۰ آدمی اصطباغ پاکر کلیسیا میں شامل ہوئے اور اُن میں ۴۶ بالغ اور ۲۴ نابالغ تھے۔ اُن مدارس میں جو لودیانہ مشن کی طرف سے جاری ہیں ۷۱۴۰ طالب العلم تعلیم پاتے رہے۔ جنمیں ۱۲۶۲ عورتیں و لڑکیاں ہیں۔ ۱۸۷۹ء کی رپوٹ میں ۹۰۹ لڑکیوں کی تعداد درج ہے اس سے ظاہر ہے کہ تعلیم نسواں میں خاطر خواہ ترقی ہوئی ہے کہ اگرچہ اُن شہروں میں جنمیں مشن کے مدارس جاری ہیں گورنمنٹ و میونسپل مدارس جاری ہو چکے کہ جنمیں بہت سی لڑکیاں تعلیم پاتی ہونگی مگر تو بھی مشن کے مدارس میں اسقدر ترقی ہوتی ہے۔ تاحال وہ تعلیم جو کہ عورتوں کو دیجاتی ہے سو لکھنا پڑھنا حساب و قدرے جغرافیہ سے زیادہ نہیں ہوتی ہے۔ اُمید ہے کہ تعلیم نسواں میں نہ صرف طلبہ کی تعداد میں ترقی ہو بلکہ تعلیم میں بھی ہوگی +

——ہمارے صیغہ مراسلات میں دو خط یعنے جناب پادری جے۔ ایل ٹھاکر داس صاحب و میاں محمد عاشق صاحب کی خط و کتابت درج ہوئی ہے جنے اِن خطوں کو اسلئے درج کیا ہے کہ اِس قسم کی بحث سے کچھہ فایدہ ہوتا ہے مگر اسلئے کہ ناظرین کاتبان خط کی مزاج پر لحاظ کر کے بحث کا طریقہ جیسا کہ چاہئے دیکھہ لیں کہ دینی معاملات میں بحث کیوقت کیسا مزاج رکھنا چاہئے۔ وہ زمانہ گذر گیا کہ جہیں دینی معاملات سختی و زبردستی سے فیصل ہوا کرتے تھے۔ اگر پہلوان دین عقلی و روحانی زور نہ رکھتے ہوں پس جولیت پہلوان کے مانند داؤد کے فلاخن سے شکست کھاینگے +

——کچھہ عرصہ ہوا کہ پشاور میں ایک شخص نے پرین اور سیر کو گولی ماری اس ارادے سے کہ اُسکو ہلاک کرے اب خبر ہے کہ ۱۰ مارچ کو خونی مذکور کو پھانسی کی سزا دیگئی تحقیقات کیوقت خونی سے دریافت کیا گیا کہ تمنے یہہ فعل کیوں کیا تو اُسنے جواب دیا کہ میں نے پڑھا ہے کہ جو کوئی کافر کو ماریگا سو شہید ہو جائیگا +

معلوم ہوتا ہے کہ اکثر افغانوں کا دین ایسا ہی ہوتا ہے۔ غور کے لایق ہے کہ وہ دین جسکی پیروی کرنے سے ایسا مزاج بنجاتا ہے نجات اللہ نہیں ہو سکتا ہے۔ اہل عیسوی کبھی سخت گناہوں میں گرفتار ہوئے ہیں مگر اُسحالت میں جبکہ وے اپنے دین کے برخلاف چلیں مگر غازی بننا اور کافروں کو مارنا اسلام کی تقلید سے ہوتا ہے نہ کہ اُسکے برخلاف چلنے سے +

——سول اینڈ ملٹری گزٹ کے کارسپانڈنٹ صاحب قندھار سے بذریعہ تار خبر دیتے ہیں کہ اپریل کے آخر تک قندھار چھوڑ دیا جائیگا بشرطیکہ کوئی روک ٹوک کا معاملہ پیش نہ آوے۔ لیکن لنڈن کی خبر سے ظاہر ہوتا ہے کہ امیر کابل نے درخواست کی ہے کہ قندھار کو ابھی نہ چھوڑیجاوے۔ پس ان دونوں خبروں سے عیاں ہے کہ قندھار ضرور چھوڑا جاویگا مگر اُسوقت جبکہ امیر کابل قندھار کو اپنی سپردگی میں بخوبی طور سے لے سکے +

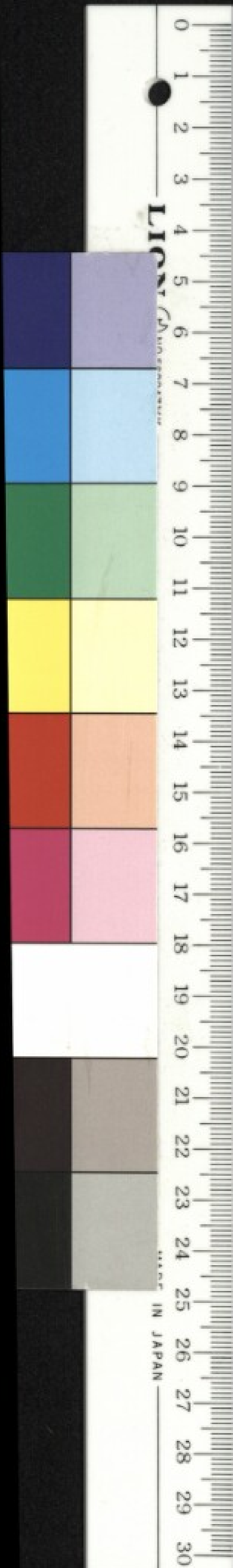
——بہاولپور سے خبر آئی ہے کہ اہل ہنود نواب صاحب سے ناراض ہیں کیونکہ وے کہتے ہیں کہ نواب صاحب ہمارے مندروں کو توڑتے ہیں اور ہمارے ساتھہ بدسلوکی کرتے ہیں۔ مگر اب تک اسکی کوئی بخوبی طور سے تصدیق نہیں ہوئی۔ آئندہ اسکی بابت بعد تصدیق کامل کے لکھا جاویگا +

——نتال سے خبر ہے کہ جو جنگ انگریزوں کے ساتھ قوم بور کا جاری تھا وہ طرفین کی رضامندی سے ۲۱ مارچ تک ملتوی رہا۔ اور طرفین سے خط و کتابت جاری تھی۔ لبرل فرقہ کا اکثر یہہ خیال ہے کہ قوم بور کی شکایت درست ہے اور اگرچہ ہمنے اُنکے ساتھ جنگ کرنے سے ابھی تک کامیابی حاصل نہیں کی مگر اُنکے ساتھہ ابراستی کا کام کرنا چاہئے۔ فرقہ کنسرویٹیف کا خیال ہے کہ ہاں راستی کو کرنا چاہئے مگر پہلے اُنکو مغلوب کر لینا واجب ہے۔ یقین ہے کہ حکام وقت نیکی کرنے میں نیک نامی کو تلاش کرینگے نہ شجاعت کی شہرت کو +

——۲۰ مارچ کو انگریزی فوج نے قلعہ علی مسجد کو خالی کر کے خیبریوں کے سپرد کر دیا ہے۔ اور قلعہ لنڈی برج تو خیبریوں کو دئے گئے ہیں اور کوہستانی مکانات کوکی خیل کو دئے گئے ہیں۔ قلعہ جمرود میں ۴۰۰ سپاہی اور ۵۰ اسوار رکھے جاوینگے +

بعض لوگوں کا جو یہہ خیال ہے کہ اپنے مقبوضہ مکانات کو چھوڑنا شکستگی کی علامت ہے مگر ہم کہتے ہیں کہ یہہ خیال اُنکا بیفایدہ ہے کیونکہ اول تو افغانستان کے جنگ کے شروع میں ملک پر قبضہ کرنیکا ارادہ نہ تھا اور اگرچہ حضور لارڈ لٹن صاحب کی گورنمنٹ کا ارادہ تھا کہ سرحد کو بڑھایا جاوے مگر فرقہ لبرل ہمیشہ اِس معاملہ میں اُنکے برخلاف رہا اور جس حال کہ فرقہ لبرل حاکم وقت بنگیا تو معلوم ہوا کہ قوم انگریز اُس پالسی سے ناراض تھی پس وہ کارروائی جو اِسوقت کیجاتی ہے قومی معاملہ ہے نہ مخالفوں کے خوف و خطر سے +

——باعث کثرت مضامین دو ہفتہ سے تاربرقیاں درج نہیں ہو سکیں۔ ہمارے ناظرین ہمکو معاف فرماویں اُمید ہے کہ آئندہ سے بدستور سابق تاربرقیوں کا بھی کافی انتظام کیا جاویگا +



ہولی

یوں تو دنیا کے سطح پر ایسا ملک شاید ایک بھی نہیں ہوگا کہ جہیں زمانہ جہالت کی کوئی نہ کوئی رسم اب تک جاری نہ ہو پر تفاوت یہہ ہے کہ جہاں علم کی روشنی کامل طور پر چمک چکی ہے وہاں کی قبیح اور مضر رسمیں جو اکثر زمانہ تاریکی کی پیدائش تھیں قریبًا مفقود ہوگئی ہیں اور جو باقی ہیں وہ تراش خراش پاکر ایک ایسے پیرایہ میں تبدیل ہوگئی ہیں کہ فایدہ عام اور تفریح یا تہذیب کا باعث سمجھا جاتا ہے مگر وائے برحال ہندوستان کہ باوجودیکہ علم بھی اپنی روشنی گو ابھی تک ڈگمگاتی ہی عرصہ سے اسکے سامنے چمکا رہا ہے مگر کیا مجال اسکی روسیاہی دکھلانیکے واسطے آئینہ کا کام دے رہے ہیں اور ناصحان قوم بھی وقت بیوقت کچھ کچھ بولنے سے باز نہیں رہے تاہم اسکے تیور نہیں بدلے۔ جن رسموں کو شروع ہوئے سالہا سال گذر چکے ہیں اور جنکا آغاز اسوقت چنداں خراب نہیں سمجھا جاتا تھا اب متواتر اور دن بدن کے بداستعمال کے باعث اسقدر بگڑ گئی ہیں کہ فی زمانا پہلے درجہ کے موذی اور مضر آسائش عامہ کہی جاتی ہیں +

ازانجملہ ایک ہولی ہے جسکے آغاز کی طرف اگر بروایت اہل ہنود خیال کیا جاوے تو چنداں مضر نہیں پایا جاتا وہ کہتے ہیں کہ ہرناکس ایک راکھس یا راجہ اسقدر مغرور تھا کہ خود خدا بن بیٹھا تھا اور اسکا بیٹا پرلاد بخلاف اسکے ہر وقت رام رام جپا کرتا تھا باپ کو جو یہہ فعل ناگوار گذرا تو انسداد کیواسطے بیٹے کو طرح طرح کے عذاب دکھلائے مگر وہ دھن کا پکا کسیطرح بھی کہنا نہ نکلا آخر اسکو آگ میں بھسم کرنے کی تجویز ٹھہری اور اسکی بہن ہولی نام جسنے اسکے جلانیکا بیڑا اٹھایا تھا اپنے آپکو پتھر کی سمجھ کر بھائی کو چتا میں لے بیٹھی خدا کی قدرت وہ رام کا بھگت تو صحیح سلامت نکل آیا اور وہ جو پتھر کی تھی جل بھن کر خاک سیاہ ہوگئی۔ تب سے ہر سال ہولی کے جلنے اور پرلاد کے بچنے کی یادگار میں یہہ تہوار مقرر ہوگیا شروع میں صرف اسیقدر رہا کہ مقررہ دن پر ایک فرضی ہولی چتا میں جلائی جاتی اور راکھ اسکی ادھر ادھر اڑادیجاتی تھی۔ جب کرشن جی کا زمانہ آیا جو وشن جی کے اوتار اور نفسانی شہوات کے پورا کرنے میں اوروں سے کچھ زیادہ مانے جاتے تھے تو انہوں نے اس رسم کا خوب رنگ روپ نکالا۔ وہ اس دن پر اپنی ۲۶۰ گوالنوں یا گوپیوں کے حلقہ میں لال گلال اڑاتے قمقمے چلاتے اور رنگ کی پچکاریوں سے آپ بھیگتے اور انکو بھیگاتے انسے دوتیاں سنتے اور آپ چھند سناتے انکو چھیڑتے اور انکو چھڑواتے رہے تب سے انکے پیروؤں کو شدہ شدہ اس خاص کھیل میں اور اختراعات کی امداد ملتی گئی حتی کہ زمانہ حال میں اسکی نوبت اسقدر فحش تک پہونچ گئی ہے کہ جسکے کھولکر لکھنے سے قلم بھی شرماتا ہے +

بڑے درجہ کے لوگ عمومًا اس تقریب پر کئی دن تک محفلیں گرم رکھتے ہیں اور اپنے ہم رتبہ اور متعلقین سے مل جلکر ہولی کھیلتے ہیں یوں تو کرشن جی کی ہی تقلید ہے مگر گوپیوں کے عوض بازاری عورات سے کام لیتے ہیں انکا ناچ رنگ دیکھتے گلال اور رنگ سے انکو بھگوتے اور اپنا آپ بھگواتے ہیں اور شراب کے نشہ میں شہوات نفسانی کو انسانیت کی حد سے باہر ہوکر ظہور میں لاتے ہیں +

اوسط درجہ والے بھی اعلی کی تقلید میں حتی الامکان کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑتے بلکہ فحش اور بیحیائی کو کسیقدر زیادہ بدصورتی کے ساتھ ادا کرتے ہیں مگر چونکہ کسی خاص مکان یا حلقہ کے اندر کھیلتے ہیں اسواسطے ان ہر دو مذکورۃ الصدر فرقوں کی کارروائیوں کا خراب اثر عام لوگوں تک کم پہونچتا ہے اور بقول شخصے کالائے بد بریش خاوند ہی رہتا ہے پس اگر تخریب اخلاق اور صرف بیجا کا لحاظ نکیا جاوے تو چنداں حرف گیری کے مستوجب نہیں ہیں +

باقی رہا ادنی درجہ یا عام لوگ۔ سو انکی سنیک شتی کا کچھ ٹھکانا ہی نہیں اسمیں نہ صرف اہل ہنود بلکہ اکثر جاہل مسلمان بھی بلاتمیز سن و سال بیحیائی کے نشہ میں سرشار غٹ کے غٹ شہر و قصبات کے گلی کوچوں اور سربازار آوارہ پھرتے ہیں رنگ کی جگہہ گوبر اور کیچڑ راگ کی جگہہ گالی گلوچ اور مغلظ کلمات اور ٹرّاتے وحشی حیوانوں کی طرح ہر ایک کو چھیڑ چھاڑ کرتے طرح طرح کے سوانگ بھرتے بھانڈ بھگتیوں اور کسبیوں کی طرح ناچتے اور نچاتے دنگہ فساد اٹھاتے اور کبھی ضرب شدید تک نوبت پہونچادیتے ہیں راہ چلتے مسافر کو خواہ وہ کیسا ہی بھلا مانس کیوں نہ ہو حتی الامکان بیعزت کئے بغیر نہیں جانے دیتے اور اگر کوئی غریب دیہاتی قابو آگیا تو مضروب شہائی یا اور کسی قسم کا دھوکہ دیکر اسکو ہولی کا خوب بھڑوا بناتے اور جوتہ و پیزار سے اچھی طرح بھگت سنواتے ہیں ہولی کے دنوں میں بھلے مانس لوگ عزت کے لحاظ سے اکثر اپنی ضروریات اور بازار کی آمدورفت ترک کردیتے ہیں اور دکاندار تلف اسباب کے خوف سے سودا سلف بند بلکہ [illegible] بیٹھے ہیں غرض اس فرقہ کی ناشایستہ حرکات و سکنات سے ایام ہولی میں جو جو خراب نتایج پیدا ہوتے ہیں وہ کچھ تشریح کے محتاج نہیں مثلاً عام اخلاق کا بگاڑ۔ بیحیائی اور بیغیرتی کی ترقی۔ آسائش عامہ میں خلل تجارت کا ہرج۔ بھلے مانسوں کی ہتک عزت روپیہ اور وقت کا نقصان۔ دنگہ فساد اور مارپیٹ کا اندیشہ وغیرہ وغیرہ

خدا کرے ہند میں بھی کوئی مصلح قوم پیدا ہووے یا لوتھر جیسے کی روح کا اثر کسی ہندو پر آجاوے تاکہ اسکی مبارک کوششوں سے یہہ نیم وحشی ملک بھی پورا انسان بنجاوے اور جبتک ایسا نہیں ہوتا تب تک گورنمنٹ ہی مہربانی کرکے ہنود کی ہولی اور مسلمانوں کی شبرات اور تیرہ تیزیاں وغیرہ موقعوں پر دست اندازی کرکے صرف مذہبی رسم کو جہاں تک کہ مضر آسائش عام نہیں ہے مستثنی کرے اور باقی فضول اور موذی لوازمات کو بالکل مسدود کالمعدوم فرمادے +

بقیہ کیمیا کا بیان

چوتھا گفتگو

ان دونوں شے کی تعریف کیجئے = جب نٹروجن اکسیجن سے جدا کیا جاوے تو اُسمیں نکوئی جاندار سانس لے سکتا ہے اور نہ شعلہ جل سکتا ہے نہ پھول کھل سکتا ہے = نہ نباتات اُگ سکتی ہے = غرض کسی شے کی زندگی نہیں ہو سکتی اور اکسیجن وہ شے کہ ضرور ہے واسطے جلنے کے اور دم لینے کے = ایک سے تو زندگی محال ہے اور دوسرا ضرور ہے واسطے جینے کے پس ملنا دونوں کا کیا ضرور ہے = نیٹروجن کے ملنے سے اکسیجن کی تیزی کم ہوتی ہے اور تمام مخلوقات با سانس جیتے ہیں = یہہ آپنے نہیں بیان کیا کہ یہہ دونوں کیا شے ہیں = انگریزی میں ایسی چیزوں کو گاس کہتے ہیں کہ ہوا کی طبیعت رکھتا ہے اور گاس اور بخار میں اتنا فرق ہے کہ بخار سے پانی بن سکتا ہے اور وہ ہمیشہ ہوا کی مانند رہتا ہے مگر اب ایسا ظاہر ہوا کہ بہت زور کے دبانے اور گرمی نکالنے والی دوائیوں کے ملانے سے یہہ بھی سیال ہو سکتا ہے = مگر اسکا سیال ہونا عارضی ہے کیونکہ بعد سیال ہونے کے جب زور موقوف کیا جاوے تو فی الفور اپنی حالت اصلی پر آجاتا ہے +

ان دونوں کو کیونکر الگ کرتے ہیں = جلانے سے ہو سکتا ہے مثلاً جب لکڑی جلتی ہے تو اُسکا شعلہ خود بخود لکڑی سے نہیں نکلتا مگر ہوا کے اکسیجن سے پیدا ہوتا ہے یعنے لکڑی کا ہیڈروجن گاس اکسیجن سے جا ملتا ہے اور بھڑکنے = زیادہ بھڑکتا ہے اسلئے کہ زیادہ اکسیجن اُس سے ملتا ہے اور اسکا بیان مفصل آگے ہوگا = کیا نٹروجن کو نہیں کھینچتا - نہیں اُسے قبول نہیں کرتا اور اگر کسی بند جگہہ میں آگ رکھی جاوے تو تمام اکسیجن کو اُسجگہہ خرچ کر لیگی اور صرف نٹروجن رہجائیگا = تو شاید ہوا کے نہ ہونے سے آگ بجھانی ہے = ٹھیک ایسا ہی ہے کیونکہ اُسجگہ کا تمام اکسیجن جل گیا اور تیز ہی ہوا نہ آنے پائی لیکن اگر لکڑی یا اور کوئی جلنے والی چیز اکسیجن کو اتنا چاہتی ہے تو برتن کیوں نہیں اپنی طرف کھینچتی ہے = جیسے دو دھات کے ملانے کو کچھ گرمی ضرور ہے اور سریش کو پانی سے گھلانے کو کچھ گرمی درکار ہے ویسے ہی جلنے والی چیز کو بھی اکسیجن ملنے کو کچھ گرمی درکار ہے = ہم یہیں تجربہ کریں کہ موم کی بتی جو جلتی ہے اسکا موم کیا ہوتا ہے کہ اُسکی خاک تک بھی نہیں باقی رہتی = شعلے کی گرمی سے بخار بنکے گاس ہو جاتا ہے اور ہوا سے ملتا ہے چنانچہ اگر کسی مکان کی تھوڑی سی ہوا پہلے تولیجاوے اور اُسمیں ایک بتی وزن کرکے جلاؤ اور اُسکے جلنے کے بعد پھر اُسکی ہوا کو تولو تو جتنا موم جلتا ہے اُتنی سنگینی اُس ہوا میں پائی جاویگی = غیر جلنے والی چیزیں تو تمام اکسیجن کو کھینچتی ہیں مگر نٹروجن جو کسی حاجت کے لئے ضرور ہو تو کیونکر ہاتھ آسکتا ہے +

کوئی برتن پانی پر اوندھا رکھ کر اُسمیں ایک بتی روشن کرا تو وہ بتی تمام اکسیجن کو خرچ کرکے بجھ جائیگی تب جو کچھ اُسمیں رہا سو نٹروجن ہے اور اُسمیں اگر دوسری بتی جلا کر رکھو تو فوراً بجھیگی یا کسی جاندار کو اُسمیں چھوڑ دو تو فی الفور مر جائیگا اسی سبب سے اسکا یونانی نام ازوت ہے یعنے بیجان = بھلا دھات اگر گرم کیا جاوے تو اکسیجن کو کھینچ لیتا ہے = ہاں جب خوب سرخ ہووے تو یہاں تک اکسیجن کو کھینچیگا کہ کشتہ ہو جائیگا اور اُس کشتہ کو زبان انگریزی میں اکسیڈ کہتے ہیں جیسا شنگرف پارے کا اکسیڈ ہے = اور اسیطرح لوہے تانبے وغیرہ سے اکسیڈ بنتا ہے اور اس عمل سے صرف صورت ہی نہیں بدلتی بلکہ رنگ بھی بدل جاتا ہے - مثلاً سیسے کا کشتہ پہلے سفید پھر زرد پھر لال ہوتا ہے اور لوہے کا کشتہ پہلے سبز پھر بھورا پھر سفید - اور تانبے کا پہلے بھورا پھر نیلا پھر سبز ہوتا ہے اور کئی قسم کے دھات ایسے ہیں کہ اکسیڈ کی طبیعت رکھتے ہیں +

اکسیجن کو اکسیڈ سے جدا کرنے کی بھی کوئی ترکیب ہے +

ہاں اگر اکسیڈ کسی لوہے کے برتن میں گرم کیا جاوے تو اُسکا اکسیجن گاس برتن کے مُنہہ سے نکلیگا - اگر اکسیجن نکل ہی گیا تو پھر کیونکر ہاتھ لگیگا = برتن کے مُنہہ میں ایک چونگی لگائی جائے اور وہ چونگی پانی میں ڈوبی رہے تو اُسکا دوسرا منہہ کسی بوتل سے لگے جو پانی سے بھری ہوئی اندھی ہو تب دیکھو کہ وہ اکسیجن چونگی کی راہ سے آکر بسبب ہلکی کے بوتل میں چڑھیگا اور تمام پانی کو نکالکر خود بوتل میں رہیگا تب اُس پانی میں رہتے رہتے اُسکا منہہ بند کیا جاوے تو اکسیجن گاس کی ایک بوتل ہاتھ لگیگی +

بھلا یہہ تو خالص اکسیجن ہے کہ ہوا کی بہ نسبت ہر شے کو زیادہ جلا دے - یہہ تو سچ ہے اسمیں اگر لوہے کا تار جلتے ہوئے کوئلے کے ساتھ لگاؤ تو بتی سے زیادہ روشن ہوگا +

کیا اکسیجن ملتے ہی آپ سے آپ جلتا ہے = نہیں جیسا ہوا میں بتی کے جلانیکے واسطے شعلے کا لمس ضرور ہے ویسے ہی اسمیں بہت تھوڑی سی آگ کا لگانا ضرور ہے مثلاً اگر تار کے سرے پر ایک ذرا جلتا ہوا گل کا شعلہ دیویں تو کفایت کریگا کہ وہ لوہا بتی کی طرح جلنے لگیگا اور موم کی طرح لوہا ٹپکیگا اور جب تک تمام اکسیجن خرچ نہ ہو جلتا رہیگا +

بھلا یہہ بوندیں جو ٹپکیں سو اکسیڈ ہوئیں = ہاں اکسیڈ ہوا اور اصلی وزن سے زیادہ وزنی ہوا یعنے لوہے اور اکسیجن دونوں کا وزن اکسیڈ میں ہوا +

باقی آئندہ

بقیہ عہدہ امامت کی تعلیم کا واجبی آئین اور اُس آئین کی طریق تحصیل کا تذکرہ

اب عبرانی اور یونانی کی بابت ہم کیا کہیں۔ ہندوستان میں جہاں طالب العلم بہت زبانوں اور بولیوں سے زیر بار اور حیران ہے۔ تو وہ عبرانی اور یونانی کے ذکر ہی سے بیدل ہو جائیگا ہے۔ اسلئے عبرانی اور یونانی کے اُردو لفظ کی کمی ایک بڑی دقت ہے۔ پھر بھی سوال باقی ہے۔ کہ کیا خادم الدین جسکا کام یہہ ہے کہ نوشتوں کی تشریح کرے۔ اُن نوشتوں کی اصلی زبانوں سے ناواقف رہ سکتا ہے۔ یا اگر سب یہہ زبانیں نہ سیکھ سکیں۔ تو کیا ہم اُن زبانوں کو اپنے سررشتہ تعلیم سے خارج کر سکتے ہیں ایسا کہ سبھی اُنسے ناواقف رہیں؟ میری رائے ہے کہ ہم نہیں کر سکتے۔ اور اب میں اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ کہ اپنے جوان بھائیوں کو دلیری دوں اور بتلاؤں کہ عبرانی بائبل اور یونانی انجیل سیکھنا ناممکن نہیں ہے جتنے لفظ انگریزی زبان میں ہیں۔ عبرانی بائبل میں اُنکا قریب دسواں حصہ ہے۔ اُسکے مصدری الفاظ قریباً سارے صرف زبور کی کتاب میں پائے جاتے ہیں عبرانی کی نحو بہت صاف اور سادہ ہے۔ اور عبرانی سمجھنے میں عربی کی مدد ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ یونانی زیادہ تر رسیلی اور پیچیدہ زبان ہے۔ لیکن ہمارا مطلب عہد جدید پڑھنے سے ہے نہ کہ دیگر قدیم تصنیفات سے۔ اور عہد جدید کے ڈھنگ عبرانی سے بھی کم ہے۔ اور عبرانی کے اور یونانی کے دونوں میں بولنا اور لکھنا منظور نہیں۔ لیکن صرف سمجھ کر پڑھنا منظور ہے۔ اگر اِن باتوں کا خیال رکھا جاوے تو کام آخر میں ہولناک معلوم نہ ہوگا۔

بعضے انگریزی بولنے کی تحصیل میں اور بذریعہ استعمال اپنا علم قایم رکھنے میں جو زیادہ وقت صرف کرتے ہیں ہی اُنہیں یونانی عبرانی نوشتوں میں عمدہ اور اُنکے دینے کے لئے کافی ہے +

زبانوں کی بابت صرف ایک اور بات ہے ایک صورت میں اردو اور پنجابی تحصیلی اور نیز کارآمد زبانیں ہیں۔ کیونکہ اُنہیں کے ذریعہ سے خادم الدین لوگونکو جاننے پہچاننے کی حاجت رکھتا ہے۔ لیکن ویسی اپنے خیالات وغیرہ فارسی حروف کے لفظوں میں بیان کرتے ہیں اور انگریزی رومن حروف میں۔ جب کوئی لڑکا رومن سیکھتا ہے تو اُسے فارسی سے جو زیادہ مشکل ہے غافل رہنے کا اندیشہ ہے اور اسیطرح وہ دیسی خیالات سے کسیقدر ناواقف رہ جاویگا۔ اسلئے رومن حروف اکثر مدد نہیں۔ لیکن روک ثابت کرتے ہیں +

ریاضی کی بابت چند کلمہ پیش کرتا ہوں۔ کل دنیا کے معلم متفق ہیں کہ عقل کو قوت میں تربیت دینے یا بڑھانے کے لئے ریاضی سے بڑھکر اور کوئی وسیلہ نہیں ہے۔ اُسکے ذریعہ سے صاف صحیح شتاب اور قوی طور سے بحث کرنیکی لیاقت حاصل ہوتی ہے۔ ہند کے خادم الدین کو اُسکی اتنی ہی ضرورت ہے جتنی کسی غیر ملک والے کو ہے۔ اسلئے میں ریاضی کو جسمیں حساب اقلیدس اور جبر مقابلہ شامل ہیں۔ سلسلہ تعلیم میں ایک ضروری اصول شاخ قرار دیتا ہوں۔ اگر کوئی لڑکا جریب کش کل ساز نجومی بننے کا ارادہ کرے تو ضرور ہے کہ وہ ریاضی کو اپنے سارے سررشتہ میں قایم رکھے۔ لیکن ریاضی علم الٰہی سے لگاؤ نہیں رکھتے اسلئے میں کم سے کم چہارم حصہ وقت کا ایک اور قسم کی عقلی تربیت کے لئے برطرف کرتا ہوں۔ جو علم الٰہی سے نسبت رکھتی ہے۔ اور وقت کے اُسی حصہ میں ریاضی کے عوض چند سال علم حکمت طبعی سکھلادیں +

ہندو لوگ فلسفانہ طبیعت کے لئے ضرب المثل ہیں۔ اور وہ جو اُنہیں سکھلادیں ضرور ہے کہ خود بھی ایسی تربیت پاویں؟ اور تعلیم کی یہہ قسم علم ریاضی کے موافق صرف عقلی تربیت ہی نہ ہوگی۔ بلکہ عقل کو آیندہ استعمال کے لئے مفید خیالات سے مالامال کریگی +

تواریخ اور جغرافیہ اور ملکوں میں ضرور ہیں۔ اور اسلئے کہ وہ تربیت کو دیسے مطالب اور صحیح حقیقتوں اور عمدہ توضیحوں سے بھرتے ہیں۔ اور ایک خشک اور خیالی تعلیم کا تدارک ہیں۔ اُنہیں اسبات کے رو سے ہندوستان میں بھی اُنکی ضرورت ہے۔ اور علاوہ اسکے ہندو لوگ کہانیوں کے بھی بعید قدامت کے ماننے کے عادی ہیں وہ اُنہیں حقیقی تواریخ مقرر کر لیتے ہیں۔ اور ہمارے برخلاف پیش کرتے ہیں۔ اسلئے ہندوؤں کے ہادی کو ضرور ہے کہ حقیقی تواریخ کے اجزا سے واقف ہوں۔ اور اپنی قوت حافظ کو اُسکی حقیقتوں سے پُر کرے +

سرکاری ملازم کے لئے شاید انگلستان اور ہند کی تواریخ کافی ہوں۔ مگر خادم الدین کو ضرور ہے کہ تھوڑا بہت جامع تواریخ سے واقف ہو۔ کیونکہ خدا کی بادشاہت کل قوموں اور زمانوں تک پہنچتی ہے۔ جغرافیہ گر تواریخ کے ساتھ پڑھایا جاوے تو زیادہ تر دلچسپ ہے اور اچھی طرح یاد رہتا ہے۔ اور تواریخ جغرافیہ کے ساتھ زیادہ مفید ہے +

پھر علم کیمیا اور علم طبعی انسان کی عقلی ترقی کے لئے کئی طور سے فایدہ مند ہیں خصوصاً موخر الذکر سے اکثر اعتراضوں کی جواب میں بڑی مدد ملتی ہے۔ جو زمانہ حال کے اہل علم بائبل پر کرتے ہیں۔ لیکن یہاں پھر راستہ طویل ہے۔ اور طالب العلم کو اگر پہلی بنیادی کتابوں سے زیادہ پڑھے تو اپنے راہ بھول جانے اور خادم نہیں بلکہ فیلسوف بن جانے کا احتمال ہے +

پھر یہہ شکایات اکثر سننے میں آتی ہے۔ کہ بہتیرے دیسی واعظ ترتیب اور دقیقہ اور توضیح تقریر میں قاصر ہیں۔

ان سب عیب کا علاج یہہ ہے کہ انکو منطق و فصاحت کلامی میں قدرے تعلیم دیجاوے۔ اور مشق بہت کرائی جاوے +

باقی آئندہ

مراسلات

جناب پادری جے۔ ایل ٹھاکرداس صاحب و میاں محمد عاشق صاحب کی خط و کتابت

کرمفرمائے المکرم ایڈیٹر صاحب +

محمد عاشق صاحب کا خط معہ جواب ارسال خدمت ہے اگر مناسب ہو تو ہر دو کو اخبار میں درج فرمائے۔ ورنہ میرے پاس واپس بھیجئے کہ اول اُنسے براہ راست خط و کتابت کروں اور نتیجہ سے آپکو مطلع کروں۔ مجھے گمان ہے کہ اس امر میں جو کچھہ جواب میں لکھہ چکا اور زیادہ نہ لکھونگا یہہ مجھے ایک بیفایدہ بحث معلوم پڑتی ہے میں نے جو جواب مناسب سمجھا دیا ہے۔ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ لوگ ہمارے مذہب کی کتابیں نہیں پڑھتے ورنہ وہی اعتراض پھر پھر نہ کریں۔ بے شک بائبل سے ناواقف رہنا بے ایمانی کا سبب ہے بہتیرے بڑے بڑے عالم ہیں جو اور سب کچھہ پڑھتے ہیں مگر بائبل کو گستہ نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اسلئے ان صاحب کے اعتراضوں کا جواب دوبارہ دینا فضول سمجھا اور صلاح دی کہ بائبل اور اُسکے متعلقہ کتب کو غور سے پڑھیں۔ اور جو بعد لیں سو پوچھیں۔

راقم نیازمند
جے۔ ایل ٹھاکرداس

خط

مشفقم پادری ٹھاکرداس صاحب دام ہدایتہ۔

بعد ما وجب کے التماس یہہ ہے کہ عرصہ دراز سے میں آپکی لاف و گزاف دین اسلام کے برخلاف پرچہ نور افشاں میں دیکھہ رہا ہوں اور گو اکثر مومنین نے جواب ترکی بترکی دئے پر آپ کب مانتے ہیں میں اپنی نسبت از حد افسوس کرتا ہوں کہ اتنی دور ہوں ورنہ وہیں والیسا قایل کرتا کہ خلق خدا تماشا دیکھتی اَلَّا اب میں یقین کرتا ہوں کہ ہزارہا شایقین اخبار آپ پر نفرین کرینگے الْمُختصر مذہب حقیقی من جانب اللہ کی شناخت اور کامل ثبوت توحید و الوہیت ذات وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ کا قرار و ارکین ضروریات عبادات میں جانب انسان کی تعلیم و تعمیل و حیلہ شفاعت میں فضل رب الرحیم کی آگاہی بجز اسلام کے دوسرے مذہب میں تو تا قیامت دستیاب نہ ہوگی۔ اور سب سے اول چاہیے کہ اپنی دینی کتاب کو کلام الٰہی ثابت کرے اور کلام الٰہی وہ ہے جسمیں روز اول سے قیامت تک کسیطرح کی تبدیل و تحریف غلطی و نا اتفاقی و الحاق فقرات ایک شمہ نہ پائی جاوے اور یک بہ یک اصول مومنین بسہولیت سمجھ جاویں نہ کہ جیسے بائبل میں یہہ کل باتیں موجود ہیں اور اپنا ایمان یہہ کہ اُلوہیت میں تین شخص تو بتلاوے پر یہہ نہ خود سمجھے اور نہ سمجھا سکے کہ تین کیونکر ہیں کیا یہاں بھی دنیاوی معاملہ ہے جیسے جناب ملکہ معظمہ قیصر ہند و لندن میں رونق افروز ہیں پر غیر ملکونکی حکومت قایم رکھنے کے لئے ضرور ہے کہ گورنر جنرل لفٹنٹ گورنر کا نڈر انچیف درکار ہیں اے صاحب اُس قادر مطلق کے کاروبار ایسے نہیں ہیں جو اُن باتوں کا محتاج ہو بلکہ وہ خود جو چاہے ایک ہی نام و صورت و مکان سے کر سکتا ہے اور یہہ کیسی شرم کی بات ہے کہ وہی باپ وہی ماں اور وہی بیٹا ہو توبہ توبہ نعوذ باللہ منہا ہماری کیا تاب ہے جو گنہگار بندہ ہو کر ایسے جلیل القدر احکم الحاکمین کی شان میں سخت گستاخی کریں خیر قطعہ کلام بالفعل میری مراد صرف یہہ ہی ظاہر کرنے کی ہے کہ کلام ربانی تصورات مذکورہ بالا سے خبردی و کلی بتبری ہونا چاہیے یہہ اور جب یہہ نقص صریحا موجود ہوں تو کلام انسانی سے بھی بعید ہے چنانچہ اگر آپ بائبل ہی کو بچشم ادراک بغور ملاحظہ کریں تو عقدہ کھلجائیگا پس آپ ایسے مقاموں کو کہاں تلاش کرتے پھرینگے اور آپکو تکلیف دینا بھی منظور نہیں ہے بندہ فہرست منسلکہ آپکی ہادی ہوگی بموجب اُسکے مطالعہ کرکے اور نظر حق بین و انصاف سے فرمائیے۔ یہہ کہ ایسی کتاب کو آپ کلام الٰہی تصور کرتے ہیں اور یہہ بھی نہیں۔ شاید کسی طبع میں ایسا ہو گیا ہوگا یہہ تو کل انگریزی و اردو و رومن وغیرہ کی مختلف سنین و مطابع نسخوں میں موجود ہیں اور جو آپ قرآن مجید کی طرف کچھہ بادہ اشارہ فرماویں تو محض نادانی ہے کیونکہ اسکا مضمون اور ترجمہ سمجھنیکو چند در چند گونہ عقل و فراست چاہیئے سو آپ صاحبوں کے لئے وہ تو ایک امر لاحل ہے چنانچہ آپ اپنی ہی کتاب کی غلطیوں سے آجتک واقف نہیں ہوئے اور تو خیر صلاح ہی کہ +

یہہ نہ خیال فرمائیے کہ اتنی ہی اغلاط جو درج کرتا ہوں بس ہیں حقیقت میں میں نے ایک ایک کو کہ سیکڑوں ہی چُن رکھے ہیں انشاء اللہ العزیز رفتہ رفتہ آپ پر ظاہر کرونگا تا آپکو گراں نہ گزرے خاطر مبارک مطمئن رکھئے +

میں یقین کرتا ہوں کہ از روئے صداقت قرینی آپ بجائے خود اس کل مضمون کو معہ جواب اگر کچھہ بن آوئے لا سکے پرچہ نور افشاں میں شایع فرمائینگے اور بندہ کو مرہون منت بنائینگے زیادہ بجز راہ نمائی اور کیا لکھوں فقط راقم بندہ محمد عاشق

قمرالاسلام۔ از مقام دہرہ دون مورخہ ۲۶ فروری ۱۸۸۶ع

مکرر آنکہ اگر آپ اسکو اخبار میں چھپانے سے رو کش ہونگے تو میں خود کسی طبع میں چھپوا دونگا فقط +

فہرست چند اغلاط مندرجہ بائبل

اول سلاطین۔ ۱۵ باب۔ آیت۔ ۱ و ۲۔ +



اور نباط کے بیٹے یربعام کی سلطنت کے اٹھارویں برس ابیام یہودہ کا بادشاہ ہوا اُسنے یروسلم میں تین سال بادشاہت کی اُسکی ماں کا نام معکہ تھا جو ابسلوم کی بیٹی تھی دویم تواریخ - ۱۳ باب - آیت اوّل - و دوم - +

یربعام بادشاہ کی سلطنت کے اٹھارویں برس میں ابیاہ یہودہ میں تخت پر بیٹھا اُسنے یروسلم میں تین برس بادشاہت کی اُسکی ماں کا نام میکایاہ تھا جو اُرئیل جبعتی کی بیٹی تھی - سراسر اسمیں تین غلطیاں ہیں +

دویم سلاطین - ۸ باب - آیت ۲۵ - و ۲۶ - +

اور اخاب کے بیٹے شاہ اسرائیل کی سلطنت کے بارھویں برس شاہ یہودہ یہورام کا بیٹا اخزیاہ سلطنت پر بیٹھا وہ بائیس برس کا تھا جبکہ سلطنت پر بیٹھا +

دویم تواریخ - ۲۲ باب - آیت ۲ - +

سو اخزیاہ بن یہورام یہودا کا بادشاہ ہوا اخزیاہ بیالیس برس کی عمر میں بادشاہ ہوا یہہ بھی غلطی ہی +

دویم سلاطین - ۱۴ باب - آیت ۲۱ - و ۲۲ - +

تب یہودہ کے سارے لوگوں نے عزریاہ کو جو سولہ برس کا تھا لیکے اُسکے باپ امصیاہ کی جگہہ بادشاہ کیا اور اُسنے ایلت کا شہر بنایا - دویم تواریخ - ۲۶ باب - ۱ و ۲ آیت +

تب یہودہ کے سارے لوگوں نے عزیاہ کو جو سولہ برس کا تھا لیکے اُسکے باپ کی جگہہ میں بادشاہ کیا اُسنے ایلوت کا شہر بنایا یہہ بھی سراسر غلط ہی یعنے اسمیں دو غلطیاں ہیں - دویم سلاطین - باب ۲۴ - آیت ۸ +

اور یہویکین جب تخت پر بیٹھا تب اٹھارہ برس کا تھا اور یروسلم میں اُسنے تین مہینے بادشاہت کی - دویم تواریخ - ۳۶ باب - آیت ۹ +

اور یہویکین آٹھ برس کی عمر میں بادشاہ ہوا اور اُسنے تین مہینے دس روز یروسلم میں سلطنت کی - دویم سلاطین - باب ۲۴ - آیت ۱۷ - +

اور شاہ بابل نے اُسکے چچا متنیاہ کو تاج بخشا اور اُسکا نام بدلکے صدقیاہ رکھا - دویم تواریخ - ۳۶ باب - آیت ۱۰ +

جب وہ سال آخر ہوا نبوکدنظر نے اُسے بابل میں پکڑ واںگوایا خداوند کے گھر کے نفیس برتن سمیت اور اُسکے بھائی صدقیاہ کو یہودہ اور یروسلم پر بادشاہ کیا - اسمیں دو غلطیاں ہیں +

نوشتہ بندہ محمد عاشق قمر الاسلام از دہرہ دون ۲۶ فروری ۱۸۸۱ء

خط

مہربان من جناب محمد عاشق صاحب سلمہ اللہ تعالٰے +

آپ کے خط کا جواب دینے میں تاخیر اسلئے ہوئی کہ آجکل بندہ کو زیادہ کام رہتا ہی اور گاہے دوستوں کی طرف بھی خط لکھنے کا موقع نہیں ملتا - اب فرصت پاکر چند باتیں آپکی نظر کرتا ہوں - اوّل یہہ ہی کہ جب کبھی کسی غیر سے دوستی پیدا کرنے کا ارادہ ہو یا یوں ہی عموماً کسی غیر شخص کی طرف کچھ لکھنا پڑے تو تہذیب اور خلق کو طاق میں نہ دھر دینا چاہئے اور نامناسب کلمے جنسے اُسے رنج پہونچے اپنے مراسلات میں مطلق نہ لکھنا چاہئے - مگر دیکھئے کہ آپنے اپنے ابتدائی خط ہی میں نفرین شروع کر دیا ہی آپ ہی کہنے کو پسند کرتے اور شاید اُسمیں کچھ منطقی زور خیال کرتے ہونگے مگر ہیں بندہ کو ایسی باتوں سے ہرگز جنبش نہ ہوگی - خداوند تعالٰی ان فرضی نفرین کرنیوالوں پر برکت بخشے +

بعدہٗ واضح ہو کہ آپ کے سوالوں اور دعووں کا جواب دینے میں یہہ کمترین کوئی مصلحت نہیں دیکھتا - اور صلاحاً عرض ہی کہ جب تک کسی مذہب کے ظاہر و باطن سے خواہ وہ مذہب اپنا ہی ہو آگاہی نہ ہووے تب تک بے موقع بحث کو درمیان نہ لانا چاہئے اسحال میں بندہ آپکی توجہہ عمیق کو اُن کتب کی طرف رجوع کرایا چاہتا ہی جن پر آپ برسوں مشق کر سکتے ہیں پس کہئے کیا آپ مفتاح الاسرار جیسی کتابونکو طے کر چکے ہیں ؟ بہتر ہوگا اگر ایسی کتابونکو خوب طرح پڑھیں اور پھر عقلاً یعنے اپنی عقل کی رو سے اور نقلاً یعنے حضرت محمد کی عقل کی رُو سے اعتراض معقول و سنجیدہ خلاف تثلیث پیش کریں اور اگر آپنے اِن کتابوں کا سیر کر لیا ہی اور پھر بھی تسلی نہیں ہوئی تو بے شک اپنے عقلی و نقلی اعتراض اخبار نور افشاں میں شایع کروالے اور آپکے دیگر اعتراضونکی بابت جنسے آپنے بائبل میں اختلاف سمجھا ہی واضح ہو کہ بندہ کی کتاب اظہار عیسوی میں جو چھپ رہی ہی اِس قسم کی باتوں کا جواب دیا گیا ہی اسلئے دوبارہ مولوی رحمت اللہ والی اُنہیں باتونکا جواب کیا لکھوں اور آپ مجھے کیوں بتلاتے ہیں کہ آپ نے سیکڑوں ہی اغلاط چن رکھے ہیں کیونکہ بندہ تو اسیقدر چھپے ہوئے دیکھکر جواب بھی ادا کر چکا ہی - آپ اور کیا ظاہر کرینگے - اِس سے آپ ہرگز گمان نہ کرنا کہ آپ کے اعتراضونکا جواب لکھنے سے انکار ہی ہرگز نہیں کیونکہ (پھر کہتا ہوں) بندہ آپکے خط سے بہت مدت پیشتر جواب لکھ چکا ہی - ذرہ صبر سے منتظر رہیں - اور نہیں تو ہدایت المسلمین ہی کا مطالعہ کیجئے کمترین آپکو اِس امر سے بھی ناواقف نہیں رکھا چاہتا کہ آپ جیسوں سے اُسی طریق اور بنا پر گفتگو ہوگی جو نور افشاں میں از ین جانب جاری ہی - آپ کا ہیکو غیر بحث درمیان لانے کا خیال کرتے ہیں جیحال کہ اُس طریق سے قران فضول ٹھہر رہا ہی تو آپ کے خط کو کس ردی میں ڈالوں - آپ تو البتہ فرمائینگے ہی کہ اکثر مومنین نے جواب قرار واقعی دئے ہیں - مگر بندہ تو ایسے مومنوں کا اب تک منتظر ہی - ہنوز کوئی نظر نہیں آیا - لیکن

ایسی باتوں سے کیا حاصل ہو یعنے آپکے کہنے کی - آپ یہہ خیال رکھیں کہ یہہ کمترین نگاہ انصاف کا عاشق ہو - اُمید کرتا ہوں کہ میری صلاحیں منظور ہونگی +

نیازمند جی - ایل ٹھاکرداس

لودیانہ

موسم اب تبدیل ہوا ہو مگر پھر بھی شب کے وقت سردی زیادہ ہوتی ہو +

۲۳ - مارچ کو صبح کے ۸ بجے جناب مسٹر وکیفیلڈ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لودیانہ کوہ کسولی کے ارادے پر انبالہ تشریف لیگئے شہر کے بہت سے رئیس و شہزادگان و اہل عملہ صاحب موصوف کی روانگی کیوقت ریلوی اسٹیشن پر موجود تھے - تمام حاضرین سے صاحب ممدوح بخندہ پیشانی رخصت ہوئے - یہہ انکی شرفا و غربا نوازی کا نتیجہ ہو کہ ہر ایک اہل شہر اُنسے خوش ہو - اُمید ہو کہ صاحب موصوف ۱ اپریل سنہ ۸۱ کو اپنے عہدہ کا چارج حاصل کرینگے +

پنساریوں کے بازار میں چوری ہوگئی تھی مگر بکوشش اہالیان پولیس چوری کا پتہ ملتا جاتا ہو بلکہ چوروں نے تمام کیفیت بھی بیان کردی ہو یقین ہو کہ مال مسروقہ بھی دستیاب ہوجائیگا +

عدالت منصفی میں کار کی اسقدر کثرت ہو کہ بعض مرتبہ منصف صاحب رات کے ۱۰ بجے تک بھی کام کرتے رہتے ہیں - ایسی کثرت کار سے اہل مقدمہ و عدالت ہر دو کو تکلیف ہو - اس کثرت کار کا اصلی باعث ہمکو ابھی تک معلوم نہیں ہوا +

فہرست قران

فہرست قرآن جسکا اشتہار پہلے شایع ہوچکا ہو عنقریب چھپنی شروع ہوگی اسلئے لکھا جاتا ہو کہ جن جن صاحبان کی درخواستیں آچکی ہیں انکو مطمئن رہنا چاہئے اور باقی صاحبان کو جنکو خواہش خریداری کی ہو بہت جلد درخواست روانہ کرنی چاہئیں ورنہ ایسی نایاب چیز جو ہاتھوں ہاتھ فروخت ہونیوالی ہو پھر دستیاب نہ ہوگی +

رسالہ نبی معصوم اور حافظ محمد عمر دراز صاحب

اخبار نورافشاں مطبوعہ ۱۰ فروری سنہ ۸۱ میں لکھا گیا تھا کہ اگر حافظ محمد عمر دراز صاحب آپ رسالہ نبی معصوم کی تردید تحریر فرماکر میرے پاس بھیجدیں تو میں انکو مبلغ عہ بطور حق المحنت کے دونگا اور آپ اپنے میانجی امیر علی صاحب کو ایا سے ہمراہ لے لینا - مگر جیسے انتظاری تھی ویسا ہی ظہور میں آیا اور آپکی طرف سے تردید نہ آئی - شاید آپنے اُس فتوی کو جو میرے حق میں دیا تھا اس عرصہ میں کچھ ترمیم کیا ہوگا +

مجکو یہہ بھی معلوم ہوا ہو کہ آپنے تردید رسالہ نبی معصوم کے بارے میں بڑی کوشش کی اور مولویوں کے پاس رسالہ مذکور کو لئے پھرتے رہے آپ بہت افسوس کرتے ہونگے کہ بیڑا مار اور پر کوئی نہ اُٹھا - اُٹھتا کون - جو مولوی قران کو جھٹلاوے وہی رسالہ نبی معصوم کی تردید پر قلم اُٹھاوے کیونکہ رسالہ نبی معصوم قران سے لکھا گیا ہو +

عبداللطیف وقایع نگار ۲۴ مارچ سنہ ۱۸۸۱ع

دستور العمل نورافشاں

یہہ اخبار صداقت آثار جمعرات کے روز چھپکر روانہ ہوتا ہو قیمت مندرجہ ذیل ہو - سالانہ بلا محصول عہ مع محصول سے ۴ پرچہ کیواسطے مع محصول للعہ ۳ کیواسطے للعہ ۴ کیواسطے محصول للعہ ۵ کیواسطے مع محصول للعہ ۶ پرچہ کیواسطے محصول للعہ ۱۲ پرچہ کیواسطے مع محصول للعہ قیمت بذریعہ منی آرڈر جو ہر ایک ڈاکخانہ میں ملتا ہو بھیجنی چاہئے +

اشتہار

دوائے مجرب دافع بخار

اطلاع عوام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہو کہ سنیکونیا جو بیماری بخار کے لئے نہایت مجرب اور عمدہ ہو خاص شہر لودیانہ اور بڑے بڑے قصبات ضلع لودیانہ کے ہر ایک پنساری کلاں کی دوکان پر برائے فروخت رکھا گیا ہو قیمت فی پوڑی ایک پیسہ ڈبل مقرر کی گئی ہو اور ترکیب استعمال بھی پنساریوں کے پاس چھپی ہوئی ہو جو چاہے اُنسے دریافت کرے اور دوائے مذکور خریدے +

دستخط

جی - ای - وکیفیلڈ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لودیانہ

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویری صاحب کے اہتمام سے چھپا